Fikr-o-Nasar (Islamabad) 17:7 (1980)

ہادیِ اعظم صلّی اللہ علیہ وسلّم

ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی

قرآنِ حکیم نے بعثتِ محمدیؐ کو عظیم احسانِ خداوندی سے تعبیر کیا ہے، ارشادِ باری ہے :

لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولاً من انفسھم یتلوا علیھم
ایٰتہٖ ویزکیھم ویعلمھم الکتٰب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی
ضلٰلٍ مبین (۱) " بے شک اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان پر یہ عظیم احسان فرمایا ہے کہ اُن میں انھی میں سے ایک رسولؐ مبعوث فرمایا جو اُن کو اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سُناتا ہے، اُن کا تزکیہ کرتا ہے اور انھیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ صریح گمراہی میں تھے۔"

سیّد قطب شہید اس عظیم احسانِ خداوندی کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں :

لقد کانت المنّۃ الالٰھیۃ علی ھٰذہ الامّۃ بھٰذا الرّسول وبھٰذہ الرسالۃ
عظیمۃ عظیمۃ ۔(۲)

اس نعمتِ عظمٰی کو بڑے مدلل انداز میں بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں :

فیاللکرم، ویاللمنّۃ ویاللفضل والعطاء الّذی لاکفاء لہٗ من الشکر
والوفاء ۔(۳)

یہ ایک روشن حقیقت ہے کہ ہادیانِ عالم میں حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو ایک اعلیٰ و ارفع مقام حاصل ہے۔ آپ ہادیِ اعظم ہیں، سیّد الانبیاء ہیں، عالمی نبی ہیں، آپ کی تعلیمات پوری زندگی کو محیط ہیں اور ہر شعبۂ حیات میں آپ نے رہنمائی کے زرّیں اور روشن اصول دیئے ہیں۔ آپ کی ایک

بہت بڑی خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ کی تعلیمات میں رُوحانی بالیدگی اور دُنیوی فلاح و کامرانی، دونوں کا حسین امتزاج ہے۔ آپ ایک ایسی تاریخی شخصیت ہیں جن کی کتابِ زندگی کا ہر ورق روشن ہے جبکہ دُنیا کے دُوسرے پیشوایانِ مذاہب کو یہ بات حاصل نہیں۔ آپ بہترین معلّمِ اخلاق ہیں اور اخلاقِ عالیہ کے درجۂ کمال پر فائز ہیں۔ امام غزالیؒ نے "معارج القدس" میں آپ کے فضائل و اخلاق اور اعلیٰ و تابناک کردار کی بڑی عمدہ تصویر پیش کی ہے[۴]۔ امام رازیؒ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کے معجزات کے ذکر میں آپ کی صفاتِ حمیدہ کو بھی معجزہ قرار دیا ہے لکھتے ہیں :

"أنه علیه السّلام مع انّه کان فی کل واحدة من هٰذه الصّفات والأخلاق فی الغایة القصوی من الکمال کان مستجمعًا بأسرها فلم یتفق ذالك لاحد من الخلق فکان اجتماعها فی ذاته من اعظم المعجزات"[۵]

قرآن حکیم نے حضورؐ کو رحمۃ للعالمینؐ[۶]، کافۃ للناس[۷]، للعالمین نذیرا[۸] اور سراجا منیرا[۹] کے القابِ عالیہ سے سرفراز و سربلند فرمایا ہے۔ آپ کو حاملِ خُلقِ عظیم قرار دیا ہے اور آپ کے خاتم النّبیّین[۱۰] ہونے کا ذکر کر کے آپ کی عظمت پر مُہرِ توثیق ثبت کر دی ہے۔

یہاں اس امر کا ذکر بے حد ضروری ہے کہ اپنے مشن میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کو جو کامیابی حاصل ہوئی وہ دنیا کے کسی ہادی و پیشوا کو نصیب نہیں ہوئی۔ انجیل شاہد ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے آخری الفاظ "ایلی ایلی لما شبقتنی"[۱۱] تھے۔ چین کے عظیم دانشور حکیم کنفیوشس اس حسرت کو دل میں لے کر اس دُنیا سے رخصت ہوئے کہ اگر انھیں موقع مل جاتا تو وہ اصلاحِ معاشرہ اور نظمِ مملکت کا مثالی نمونہ پیش کر سکتے[۱۲]۔ یہ ہادیِ اعظمؐ کی ہی شخصیت تھی جو کہ ایک عظیم دینی اور تاریخی انقلاب لانے کا باعث بنی اور جس کی مساعیٔ جمیلہ کو خوش بختی اور کامیابی و کامرانی کا تاج پہنایا گیا کہ یار ہی نہیں اغیار بھی اس امر کا اعتراف کیے بغیر نہیں رہ سکے۔ چنانچہ امریکہ سے مسٹر ہارٹ کی جو کتاب THE HUNDRED شائع ہوئی ہے اس میں اُس نے دُنیا کے سو کامیاب ترین اشخاص میں حضور اکرمؐ کو

سرِفہرست رکھا ہے۔ "نیوزویک" کی ۳۱ جولائی ۱۹۷۸ء کی اشاعت کے مطابق HART نے حضورؐ کو ان الفاظ میں ہدیۂ تحسین پیش کیا ہے :

HE WAS THE ONLY MAN IN HISTORY WHO WAS SUPREMELY SUCCESSFUL ON BOTH THE RELIGIOUS AND SECULAR LEVEL.

اب ہادیِ اعظمؐ کے ہدایت وارشاد کے اس کامیاب ترین مشن کو قدرے تفصیل سے پیش کیا جاتا ہے۔

ہادیِ اعظمؐ نے تمام اصلاحات کی اساس وبنیاد توحید، رسالت اور معاد ومسئولیت کے نظریہ پر رکھی کیونکہ توحید ہی وہ بنیادی نظریہ ہے جو خدا، کائنات اور انسان کے ربط وتعلق کو مربوط صورت میں پیش کرکے پوری انسانی برادری کو عالمی اخوت (WORLD BROTHER HOOD) کے رشتے میں منسلک کرسکتا ہے جب خالق ایک ہے تو نسلِ انسانی بھی ایک ہے۔ جب نسلِ انسانی میں وحدت ہے تو نوعِ انسانی کا مقصد بھی واحد ہونا چاہیئے اور جب مقصد ایک ہے تو ضابطۂ حیات اور ضابطۂ ہدایت بھی ایک ہونا چاہیئے۔ یہ وہ قرآنی حقائق ہیں جو رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو برس پہلے عالمِ انسانی کے سامنے پیش کیے اور یہ بتایا کہ اس وسیع وعریض کائنات کے خالق ومالک نے احسنِ تقویم میں پیدا ہونے والے انسان کو ہدایت سے بہرہ ور رکھنے کے لیے وقتاً فوقتاً انبیاء کرام بھیجے تاکہ نفوسِ انسانی کی اصلاح ہوتی رہے، ارشادِ باری ہے :

وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین حنفاء ویقیموا الصلوٰۃ

ویؤتوا الزکوٰۃ وذلک دین القیمۃ ۱۴

تاریخِ ادیانِ عالم سے واقف حضرات سے یہ امر مخفی نہیں کہ توحید کا نکھرا ہوا تصور جو اسلام اور ہادیِ اسلامؐ نے پیش کیا ہے پوری تاریخِ ادیان اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ لندن یونیورسٹی کے تقابلِ ادیان کے پروفیسر ڈاکٹر PARRINDER ہندو نظریۂ الٰہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

HINDU PHILOSOPHY DOES NOT SPEAK OF A GREAT CREATOR AND OMNIPOTENT GOD WITH THE SAME CERTANITY AS DO THE BIBLE AND THE QURAN.

اقتباس سے ظاہر ہے کہ اس نے درحقیقت قرآن حکیم کے پیش کردہ واضح تصورِ توحید کا ایک طرح سے اعتراف کیا ہے۔

محسنِ انسانیت کی معاشرتی اصلاحات پر نظر ڈالیے، ہم دیکھتے ہیں کہ آپ نے جواء، شراب، قتل وخون ریزی اور اخلاقی بے راہ روی سے معمور معاشرے کو ایک پاکیزہ اور مثالی معاشرہ بنا دیا۔ عورت کو معاشرے میں ایک باوقار مقام دلوایا اور مہر، نان نفقہ، سکنیٰ، میراث کے حقوقِ مالیہ کے علاوہ اسے حسنِ معاشرت کا جائز حق دلوا دیا، حدود وتعزیرات کا نفاذ فرمایا اور چوری، بدکاری، قذف، رہزنی اور قتل جیسے سنگین جرائم کی مؤثر سزائیں تجویز فرمائیں۔ ناپ تول کی درستی، اشیاء میں ملاوٹ کی ممانعت، ذخیرہ اندوزی اور چور بازاری سے اجتناب کی تلقین فرمائی۔ حضورؐ نے اہلِ ایمان کو رشتۂ اخوت میں پرو دیا، عدل وانصاف اور مساوات جیسے بنیادی اصول عطا کرکے معاشرے کو مستحکم فرمایا، شرف وعظمتِ انسانی کو اجاگر کیا، رنگ، نسل، قومیت اور زبان کے وہ سنگین مسائل جس نے آج پوری انسانیت کو وقفِ اضطراب کر رکھا ہے حل فرمائے اور انسانی عظمت کی بنیاد تقویٰ پر رکھی۔

آج کی دنیا میں سب سے سنگین مسئلہ اخلاقی قدروں کی پامالی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعثت کا مقصد ہی مکارمِ اخلاق کی تکمیل قرار دیا اور فرمایا: بعثت لاتمم مکارم الاخلاق ۱۶۔ نفوسِ انسانی کی تہذیب کے لیے رہنمائی فرمائی جو صفاتِ حمیدہ کسی انسان میں متصور ہو سکتی ہیں، آپ نے ان سب فضائلِ اخلاق کی نام لے لے کر تلقین فرمائی اور رذائلِ اخلاق کی نشاندہی کرکے ان سے مجتنب رہنے کا حکم دیا اور محض اخلاقِ عالیہ کی تعلیم ہی نہ دی بلکہ خود ان اخلاقِ فاضلہ سے آراستہ ہو کر منتہائے کمال پر پہنچے کہ خود خالقِ کائنات نے اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۱۷ کے القاب سے آپ کی توصیف کی۔

ہادیِ اعظمؐ نے ایک صاف ستھرے نظامِ معیشت کے رہنما اصول عطا فرمائے۔ حلال وحرام کے فرق کو واضح کیا، گردشِ دولت کا رہنما اور زریں اصول سمجھایا۔ سود اور ایسے معاشی نظام کو جس میں چند افراد معاشرے کا خون چوس کر اپنی تجوریوں کو بھر لیں باطل قرار دیا، اکتناز واحتکار اور تجارت میں بددیانتی اور بدمعاملگی کرنے سے سختی سے منع فرمایا، معاشرے کی خوش حالی، غرباء کی کفالت اور محتاجوں کی اعانت کے لیے عشر، زکوٰۃ اور انفاق فی سبیل اللہ کا نظام قائم کیا۔ تؤخذ من أغنیاءھم فترد علیٰ فقراءھم کے زریں اصول سے

محتاجوں کی حاجت روائی کا مستقل سامان کر دیا۔ ضرورت سے زائد مال (عفو) خرچ کرنے کی ترغیب دی، تجارت، صنعت اور کسبِ حلال کی تاکید فرمائی۔ مزدور کا حق اور معاوضہ اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کرنے کا حکم دیا نظامِ عشر و زکوٰۃ کا انتظام صحیح معنوں میں نافذ ہو جائے تو کسی فرد کے مفلس اور حاجت مند رہنے کا مسئلہ کھڑا نہیں ہوگا۔

ہادیٔ اعظم نے ایک مثالی اور فلاحی سلطنت کا تصور بخشا اور اسلامی ریاست کا یہ فریضہ قرار دیا کہ عوام الناس کے جان و مال اور آبرو کی حفاظت کرے۔ معاشی تحفظ اور قانونی مساوات کی ضمانت دے۔ عدل و انصاف کے تقاضے پورے کرے۔ آپ نے خود اپنی پیاری بیٹی حضرت فاطمہؓ کے بارے میں لو ان فاطمۃ بنت محمد سرقت لقطعت یدھا ۱۹ کے ارشاد سے سربراہانِ حکومت کو یہ روشن سبق دیا کہ مجرم کی اعلیٰ سیاسی یا معاشرتی حیثیت اُسے سنگین جرم کی سزا سے بچا نہیں سکتی۔ آپ نے ملکوں اور قوموں کے استحصال کو باطل قرار دیا : لا تثریب علیکم الیوم کا پیغامِ رحمت سُنا کر آپ نے قوانینِ جنگ کی جو اصلاح فرمائی پوری تاریخِ عالم اُس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔

المختصر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے انقلابی اور ولولہ انگیز پیغام سے نہ صرف یہ کہ عقائد کی تطہیر کی اور بندے کو مولیٰ سے ملایا، عبد و معبود کے رشتے کو مستحکم کیا بلکہ نظامِ معیشت، نظامِ معاشرت، نظامِ سیاست، نظامِ اخلاق و عبادات، نظامِ تعلیم و تربیت — گویا زندگی کے ہر ہر گوشے کو اپنی روشن تعلیمات سے منور کر دیا اور رہنما دینی اصول عطا فرمائے۔

وہ ہادیٔ اعظم اور قائدِ کاروانِ حیات جس کی سیادت و رہنمائی کو خود خالقِ کائنات نے پوری نوعِ انسانی کے لیے دائمی نمونۂ عمل قرار دیا اور یہ فرمایا :

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ۲۰۔

حواشی

۱۔ القرآن الحکیم ۳ : ۱۶۴

۲۔ سید قطب شہید : فی ظلال القرآن، مصر ۱۹۶۱ء۔ الجزء الرابع ص ۱۳۵

۳- ایضاً ، ص۱۲

۴- الغزالی، معارج القدس فی مدارج معرفۃ النفس، مصر- ۱۹۲۷ء ص۱۴۳، ۱۴۴

۵- الفخرالرازی، کتاب الاربعین فی اصول الدین، حیدرآباد دکن، ۱۹۵۳ء ص۳۰۹

۶- القرآن الحکیم ۲۱ : ۱۰۷

۷- ایضاً ۳۴ : ۲۸

۸- ایضاً ۲۵ : ۱

۹- ایضاً ۳۳ : ۴۶

۱۰- ایضاً ۳۳ : ۴۰

۱۱- انجیل متی ۲۷ : ۴۶

۱۲- ای آر پائک ENCYCLOPAEDIA OF RELIGION AND RELIGIONS,
LONDON, 1951, P. 109

۱۳- ہارٹ، THE HUNDRED بحوالہ "نیوز ویک" اشاعت ۲۱ جولائی ۱۹۷۸ء

۱۴- القرآن الحکیم ۹۸ : ۵

۱۵- ای جی پرندر : WHAT WORLD RELIGIONS TEACH
لندن ۱۹۶۸ء ص۲۱

۱۶- الخطیب التبریزی، مشکوٰۃ المصابیح، طبع دمشق ۱۹۶۱ء- الجزء الثانی ص۶۳۲

۱۷- القرآن الحکیم ۶۸ : ۴

۱۸- الخطیب التبریزی، مشکوٰۃ المصابیح، الجزء الاول ص۵۵۷

۱۹- ایضاً- الجزء الثانی ص۳۰۰ (نسائی کی اس مضمون کی روایت کے الفاظ یہ ہیں :
لوکانت فاطمۃ لقطعتها-)

۲۰- القرآن الحکیم ۳۳ : ۲۱